ان مکاتیب الیہم میں نواب شروانی' اکبر شاہ نجیب آبادی' عبدالعزیز میمن' ڈاکٹر سید عبداللہ' مولانا محمد عرفان' مولانا غلام رسول مہر' ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان اور عبدالرزاق کان پوری جیسی شخصیات شامل ہیں جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ مکاتیب کس شان کے ہوں گے۔ مکاتیب میں سے بعض پر سید صاحب یا ان کے خدام کے حواشی ہیں تو بعض پر فاضل مرتب کے' تاکہ کوئی ابہام نہ رہے۔ ان مکاتیب میں ۱۹۱۴ء سے لے کر زندگی کے آخری ایام تک کے مکاتیب شامل ہیں۔ یوں گویا ان سے نصف صدی کے بہت سے حالات کا اندازہ ہو سکتا ہے اور بہت سی تاریخی گتھیاں سلجھ سکتی ہیں جبکہ علمی مسائل بھی حل ہوتے نظر آتے ہیں۔

فاضل مرتب نے آخر میں مکاتیب الیہم کا مختصر تعارف بھی کرا دیا ہے تاکہ قارئین سید صاحب کے مکاتیب الیہم سے واقف ہو کر ان خطوط کا مطالعہ کر سکیں کہ اس سے معاملہ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ یہ صاف ستھرا مجموعہ انتہائی وقیع اور لائق مطالعہ ہے۔ امید ہے کہ اصحابِ ذوق اس کی قدر کریں گے۔

○ نقوشِ حقانی' تالیف: حافظ محمد ابراہیم فانی
ملنے کا پتہ: دارالعلوم حقانیہ' اکوڑہ خٹک (نوشہرہ) سرحد

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ہمارے ملک کا ایک معیاری ادارہ ہے۔ اس کے بانی مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ اس اعتبار سے بہت ہی خوش قسمت تھے کہ انہیں زندگی کے ہر میدان میں نہایت قابل طلبہ کی کھیپ ملی۔ تدریس' تصنیف' جہاد' الغرض ہر میدان میں ان کے گرامی قدر شاگردوں نے اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑے۔

مولانا کے آخری دور کے شاگردوں میں مولانا عبدالقیوم حقانی ایک معروف عالم ہیں۔ کم عمر' لیکن خدمت کے اعتبار سے معمر۔ حیرانی ہوتی ہے کہ اس عزیز نوجوان نے تدریس' خطابت اور ایسی ہی ذمہ داریوں کے ساتھ اتنا بڑا تحریری کام کیسے کرلیا! یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا کرم' مولانا عبدالحق کی تربیت اور عزیز موصوف کی ذاتی محنت کا ثمرہ ہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد بہت ہے اور ملک کے اکثر علمی رسائل ان پر جاندار تبصرے کرچکے ہیں۔ حقانی صاحب کے ایک علمی عزیز مولانا محمد ابراہیم فانی نے ۱۸۰ صفحات کی اس کتاب میں حقانی صاحب کی تصانیف کا اس طرح جائزہ لیا ہے کہ حقانی میاں کا پورا علمی سرمایہ ایک نظر میں سامنے آجاتا ہے۔ ہمارے ناقص خیال میں فانی صاحب کی یہ ایک اچھی سی کوشش ہے اور بڑی کامیاب' جس کے ذریعہ آپ بہت سی معلومات سے یک نظر آگاہ ہوسکتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ کی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ ہو گا۔ کتاب کا طباعتی معیار بھی اچھا ہے۔